خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

کرونا البم

کرونا وائرس جیسے مُتَعَدِّی اَمراض کے بارے میں شرعی اَحکام

www.KitaboSunnat.com

مرتب: خلیل الرحمٰن چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

خَلِيلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

1۔ بیماریاں اور دوائیاں دونوں منجانب اللہ ہوتی ہیں

خالقِ کائنات کے سچے اور آخری ترجمان محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً)) (صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5678، عن ابی ہریرہؓ)

''اللہ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی، جس کی کوئی دوا نہ نازل کی ہو۔''

فقہ الحدیث:

1۔ اللہ نے اپنی حکمت کے تحت، انسانوں کی آزمائش کے لیے بیماریاں بھی پیدا کی ہیں۔

2۔ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے، جس کی دوا اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں نہ رکھی ہو۔

3۔ مخلوقات میں شر رکھا گیا ہے، چنانچہ ان مخلوقات کے شر سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ حاصل کرنی چاہیے۔

﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ''جو کچھ اُس نے پیدا کیا ہے، اُس کے شر سے'' (الفلق:2)

﴿مَا خَلَقَ﴾ میں انسان، جنات، نباتات، جمادات، سانپ، بچھو، زہریلے کیڑے مکوڑے، مچھر، بیکٹیریا، فنگس، وائرس، وغیرہ کا شر بھی شامل ہے اور نفسی اور نفسیاتی بیماریوں کا شر بھی شامل ہے۔'' (الفلق:2)

4۔ مسلمان ڈاکٹروں اور محققین کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحقیق کا کام جاری و ساری رکھیں اور کائنات میں اللہ کی تخلیق کردہ اشیاء کے خواص پر غور کر کے، تجربات کی روشنی میں ہر نئی بیماری کے لیے نئی نئی دوائیں ایجاد کرتے رہیں۔

5۔ بعض معتدی بیماریاں آدمی سے آدمی کو لگ جاتی ہیں، جنہیں Contagious کہتے ہیں۔ جیسے فلو اور کرونا وائرس۔

6۔ بعض معتدی بیماریاں مچھروں، کیڑوں مکوڑوں اور جانوروں سے پھیلتی ہیں، جنہیں Infectious کہتے ہیں۔

7۔ بیماریوں کا مقابلہ کیا جانا چاہیے۔ ان کے آگے ہتھیار ڈالنا جائز نہیں۔

8۔ دولت، فراغت اور ذہانت کی طرح، صحت بھی اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ صحت مند آدمی اپنے دین کی بہتر خدمت انجام دے سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

2۔کلونجی (کالا زیرہ) میں موت کے علاوہ، ہر بیماری کی دوا ہے

خالقِ کائنات کے سچے اور آخری ترجمان محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ ، اِلَّا السَّامَ))

''کالے دانے میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے، سوائے موت کے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5688،عن ابی ہریرہ ؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

3۔دوا کا بیماری کے موافق ہونا ضروری ہے

رسول اللہ ﷺ نے بعض چیزوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان میں یقیناً شفاء ہے، لیکن دوا کا بیماری کے موافق ہونا بھی ضروری ہے۔

((تُوَافِقُ الدَّاءَ))

''دوا کا بیماری کے مطابق اور موافق ہونا ضروری ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5683،عن جابر بن عبداللہ ؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

4۔طاعون ایک متعدی مرض ہے

حضرت اُسامہ بن زیدؓ کی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا ،

''جب تم لوگ کسی سرزمین کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیل گیا ہے تو اُس میں داخل نہ ہونا۔''

وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَافَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا)).

''اور اگر جہاں تم ہو، وہاں طاعون واقع ہو جائے تو اپنی سرزمین سے باہر نہ نکلنا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5728،عن اُسامہ بن زیدؓ عن سعدؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیۡلُ الرَّحۡمٰنۡ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری:5728):

1۔ طاعون ایک متعدی مرض ہے،اس طرح کی ہر بیماری کے پھیلاؤ کو روکنا ایک شرعی فریضہ ہے۔

2۔ ہر انسان کی جان محترم ہے، چاہے وہ مسلم ہو یا کافر۔ بہت ممکن ہے کہ کافر مرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے۔

3۔ ہر مسلمان کی جان، انسان کی جان سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کے ذریعہ کسی کافر یا کسی فاسق کی ہدایت کا انتظام ہو جائے، یا پھر وہ خود اپنی نیکیوں میں مزید اضافہ کر لے۔خودکشی حرام ہے۔

4۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خالقِ کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود اپنے رسول ؐ کے ذریعے لوگوں کو قرنطینہ (Quarantine) یعنی الگ تھلگ رہنے کے احکام دیے ہیں۔

5۔ قرنطینہ کا یہ اصول محض ایک طبی اصول نہیں، بلکہ وحی پر مشتمل ایک شرعی اصول ہے۔

6۔ قرنطینہ کا مقصد، بیماری کو بیماروں تک محدود کر کے اُن کا علاج کرنا ہے۔

7۔ قرنطینہ کا مقصد، بیماروں کو کسی ایک علاقے تک محدود کر دینا ہے کہ بیمار اپنی بیماری کو دوسرے علاقوں میں نہ پھیلائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

5۔ مدینے کی مقدس سرزمین کی حفاظت کا خدائی انتظام

مدینے کی سرزمین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو مسیحِ دجال اور طاعون کے شر سے محفوظ رکھنے کی ضمانت دی ہے۔ یہ ایک خدائی انتظام ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْمَدِینَةَ الْمَسِیحُ وَلَا الطَّاعُونُ))

”مدینہ منورہ کی سرزمین میں نہ تو مسیح دجال داخل ہوگا، اور نہ طاعون۔“

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5731،عن ابی ہریرہؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

6۔ حضرت عمرؓ کی فقاہت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّام

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ شام کی طرف روانہ ہوئے۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ:

جب ''سَرغ'' (نزد تبوک) کے مقام پر پہنچے تو فوجی کمانڈروں نے ملاقات کی۔

اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ،

یعنی حضرت ابوعبیدہ الجراحؓ اور اُن کے ساتھیوں نے ملاقات کی۔

فَاَخْبَرُوهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِاَرْضِ الشَّام.

اور پھر حضرت عمرؓ کو اطلاع دی کہ شام کی سرزمین پر (طاعون کی) وبا پھیل گئی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ،

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حکم دیا۔ ''مہاجرین اولین کو بلاؤ۔'' چنانچہ اُنہیں بلا کر اُن سے مشورہ کیا۔

وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّام، فَاخْتَلَفُوا،

اور اُنہیں اطلاع دی کہ (آگے) شام میں (طاعون کی) وبا پھیل چکی ہے، لیکن اُنہوں نے اختلاف کیا۔

فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْنَا لِاَمْرٍ وَلَا نَرَى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ،

بعض بزرگوں نے کہا: ''ہم ایک اہم کام (جہاد) کے لیے نکلے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا (مدینہ) لوٹنا مناسب نہیں۔''

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اور بعض بزرگوں نے کہا: ''آپ کے ساتھ بچے ہوئے لوگ یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں''

وَلَا نَرَى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ،

''ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ ان ہستیوں کو لے کر وبا کے مقام پر پیش قدمی کریں۔''

فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي ،

حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''آپ لوگ تشریف لے جائیں۔'' (صحیح بخاری:5729)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِیَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ،

پھر حکم دیا: "انصار کو میرے پاس بلا کر لے آؤ۔" چنانچہ میں نے اُنہیں بلایا:

فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ،

چنانچہ اُنہوں نے انصار سے مشورہ کیا۔ انصار نے بھی مہاجرین کا موقف اختیار کیا اور بالکل اُسی طرح اپنی اختلافی رائے ظاہر کی۔

فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي،

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔"

ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ،

پھر حکم دیا: میرے پاس قریش کے اُن مہاجر بزرگوں کو بلا لاؤ، جنہوں نے فتحِ مکہ کے وقت مدینہ ہجرت کی تھی۔

فَدَعَوْتُهُمْ . فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ،

چنانچہ میں نے اُنہیں بلایا۔ اُن میں سے، دو لوگوں نے بھی اختلاف نہیں کیا۔

فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ

بلکہ اُنہوں نے کہا: "ہم تو سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر (مدینہ) واپس لوٹ جائیں اور اس وبا کی طرف پیش قدمی نہ کریں۔"

فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ:

چنانچہ حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کر دیا۔

إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ،

میں کل صبح اُونٹ پر سوار ہو کر لوٹنے والا ہوں اور تم بھی لوٹ چلو۔ (صحیح بخاری: 5729)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حضرت ابوعبیدہؓ الجراح کی رائے:

فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟

اس موقع پر حضرت ابوعبیدہ الجراحؓ نے سوال اُٹھایا: کیا اللہ کی تقدیر سے راہِ فرار اختیار کی جائے گی؟

فَقَالَ عُمَرُ: لَوْغَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ؟

حضرت عمرؓ نے جواب دیا: ''اے ابوعبیدہؓ! کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی! (تم نے نہ کہی ہوتی)''

حضرت عمرؓ کا تاریخی جملہ:

نَعَمْ! نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلَى قَدَرِ اللّٰهِ،

فرمایا: ''ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے راہِ فرار اختیار کر کے، اللہ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں۔''

(یعنی دونوں صورتوں میں ہم اللہ کی مقرر کردہ تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور ہر چیز تقدیر کے لکھے کے مطابق ہی ہوتی ہے، لیکن ہم اپنی حد تک اپنے اختیار کو اپنی سمجھ کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔) (صحیح بخاری: 5729)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

ایک مثال کے ذریعے وضاحت:

اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ اِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِیًا لَهُ عُدْوَتَانِ،

"کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ کسی وادی میں جائیں، جس کے دو کنارے ہوں۔"

اِحْدَاهُمَا خَصِیبَةٌ وَالْاُخْرَی جَدْبَةٌ،

"ایک کنارہ سرسبز و شاداب اور دوسرا کنارہ خشک اور بنجر۔"

اَلَیْسَ اِنْ رَعَیْتَ الْخَصْبَةَ رَعَیْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ،

"اگر تم سرسبز و شاداب کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی سے چراؤ گے۔"

وَاِنْ رَعَیْتَ الْجَدْبَةَ رَعَیْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟

"اور اگر تم خشک اور بنجر کنارے پر چراؤ گے تب بھی تم اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی سے چراؤ گے۔"

(یعنی جب اللہ تعالیٰ تمہیں دو چیزوں کا اختیار دیتا ہے تو تم آسان اور بہتر راستے کا انتخاب کرتے ہو)

(صحیح بخاری: 5729)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حدیث نبویؐ سے تائید مل جاتی ہے:

قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ،

ابن عباسؓ کہتے ہیں: اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آگئے، جو کسی حاجت کی وجہ سے غیر موجود تھے۔

فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا ،

اُنہوں نے کہا: ''بلاشبہ اس معاملے میں میرے پاس علم (وحی) ہے۔''

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ :

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ،

''اگر اس (متعدی بیماری طاعون) کے بارے میں سنو کہ وہ کسی زمین میں واقع ہوگئی ہے تو اُس کی جانب پیش قدمی مت کرو۔''

وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ))،

''اور اگر اُس زمین میں واقع ہوگئی، جہاں تم موجود ہو ، تو وہاں سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے، مت نکلو۔''

قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.

ابن عباسؓ کہتے ہیں: یہ حدیث سُن کر حضرت عمرؓ نے الحمدُ لِلّٰہِ کہا اور پھر (مدینے کی طرف) پلٹ پڑے۔

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث: 5729، عن ابن عباسؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (صحیح بخاری:5,729):

اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1۔ طاعون ایک متعدی (Infectious) مرض ہے، جسے انگریزی میں (Plague) کہتے ہیں، جو بیکٹریا سے پیدا ہوتی ہے۔

2۔ طاعونِ عمواس: حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت (13 تا 23ھ) میں شام کی ایک بستی ''عمواس'' طاعون کی وبا کا شکار ہوگئی۔عمواس فلسطین کے شہر رملہ اور بیت المقدس کے درمیان واقع ہے۔آج کل اسرائیل نے اس مقام پر کنیڈا کے یہودیوں کو لا کر آباد کیا ہے اور یہ تفریح گاہ بن گئی ہے۔یہ 18ھ کا واقعہ ہے، جس میں 25 سے 30 ہزار افراد شہید ہوئے۔اس وبا سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ شہید ہوگئے، جن میں امین الامت حضرت ابوعبیدہ الجراحؓ ، حضرت معاذ بن جبلؓ ، یزید بن ابی سفیانؓ ، حرث بن ہشامؓ ، سہیل بن ہشامؓ ، سہیل بن عمروؓ ، ضرار بن الازورؓ ، ابوجندل بن سہیلؓ ، وغیرہ شامل تھے۔

3۔ اہم فیصلے کرنے سے پہلے حکومت کو علماء اور فقہاء سے مشورہ کرنا چاہیے۔

4۔ حضرت عمرؓ مشورے کے بغیر فیصلے نہیں کیا کرتے تھے۔

5۔ حضرت عمرؓ نے مشاورت میں صحابہؓ میں درجات کا خیال رکھا۔پہلے مہاجرین اولین سے مشورہ کیا پھر انصارِ مدینہ سے مشورہ کیا اور پھر اُس کے بعد اُن قریشی مہاجر صحابہؓ سے مشورہ کیا، جنہوں نے فتح مکہ (رمضان 8ھ) کے وقت مدینہ ہجرت کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (صحیح بخاری:5,729):

6۔ مہاجر صحابہؓ نے بھی اختلافِ رائے کا اظہار کیا اور انصاری صحابہؓ نے بھی۔
مجتہد اخلاص نیت کے باوجود، بعض اوقات غلط رائے بھی قائم کر سکتا ہے۔ اگر اُس کی رائے غلط ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اِخلاص اور اُس کی محنت کی وجہ سے اُسے ایک اجر عطا فرماتا ہے اور اگر اجتہاد صحیح ہو جائے تو اُسے دو اجر ملتے ہیں۔
(صحیح مسلم: 4584)

7۔ اجتہادی امور میں آزادانہ اختلافِ رائے ایک محمود (Desirable) چیز ہے۔

8۔ قرآن مجید نے بھی شورائیت کے ترتیب وار چار (4) اصول بیان کیے ہیں۔ پہلے مشورہ کیا جائے، پھر فیصلہ کیا جائے اور پھر فیصلے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے، جس کے نتیجے ہی میں مسلمانوں پر محبت الٰہی کا فیضان ہوتا ہے۔
﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (آل عمران:159)
یہ ترتیب بدلی نہیں جا سکتی۔ فیصلہ کرنے کے بعد مشاورت، محض ایک ڈھونگ اور ڈرامے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تدبیر ہے، پھر فیصلہ اور پھر تَوَکُّل، جس کے نتیجے میں اللہ کی محبت نازل ہوتی ہے۔

9۔ حضرت ابوعبیدہؓ الجراح، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جلیل القدر صحابی ہیں، لیکن نبی کی طرح معصوم نہیں۔

10۔ حضرت عمرؓ، حضرت ابوعبیدہؓ الجراح سے بڑے فقیہ ہیں۔

11۔ بعض اوقات بعض صحابہؓ کا اجتہاد، اللہ کی وحی کے عین مطابق ہو جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (صحیح بخاری:5,729):

12۔حضرت عمرؓ نے اپنے تاریخی جملے سے تدبیر اور تقدیر کے گمبھیر مسئلے کو چٹکی میں سلجھادیا اور اُسے ایک مثال سے سمجھایا۔

﴿نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلَى قَدَرِ اللّٰهِ﴾ "ہم تقدیر سے تقدیر کی طرف راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں۔"

(a) یعنی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، شاید مزید مہلتِ عمل مل جائے۔

(b) جانتے بوجھتے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالیں گے، خودکشی نہیں کریں گے۔

(c) موت بہرحال آنی ہے۔آج نہیں تو کل ضرور مریں گے، لیکن آخری وقت تک زندگی کی تدبیر کریں گے۔

(d) تقدیر پر مکمل ایمان رکھتے ہیں، لیکن ترکِ تدبیر اور ترکِ احتیاط نہیں کریں گے۔

(e) جہاد میں شرکت کا مقصد، موت کا حصول نہیں ہے، بلکہ شہادتِ حق اور توحید کی گواہی ہے۔

(f) جہاد میں شرکت کا مقصد، کافروں پر بالادستی اور فتح ہے، تاکہ عادلانہ نظامِ حکومت قائم ہوجائے۔

13۔حدیث نبویؐ منجانب اللہ وحی ہوتی ہے۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی پیش کردہ حدیث سے، مشاورت کے بعد کیے گئے فیصلے کو خدائی تائید حاصل ہوگئی۔

14۔اگر اجتہاد، وحی کے مطابق ہوجائے تو مجتہد کو عاجزی اور انکسار سے کام لیتے ہوئے، اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔حضرت عمرؓ نے یہی کچھ کیا۔

15۔بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔جیسے: طاعون، ٹی بی (تپ دق Tuberclosis)، اور کرونا (Covid-19) وغیرہ۔

16۔قرنطینہ (Quarantine) سے مراد، الگ تھلگ کرنا اور الگ تھلگ رہنا ہے۔یہ اصول، اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے۔

17۔مسلمانوں کی جان کا تحفظ، اولین ترجیح رکھتا ہے، جس کے مقابلے میں دوسری ترجیحات کو ثانوی حیثیت حاصل ہوجاتی ہے۔

ایک انسان کی جان کو بچانا، گویا پوری انسانیت کو بچانے کے مترادف ہے۔ (المائدہ:32)

18۔شریعتِ الٰہی کے قوانین لچک دار ہیں۔تفقہ یہی ہے کہ حالات کی مناسبت سے ان کا صحیح انطباق کیا جائے۔

19۔اللہ کی شریعت میں "عزیمت" بھی ہے اور "رخصت" کی گنجائش بھی، لیکن خودکشی کی اجازت نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

7۔تدبیر کے بعد تقدیر پر ایمان لاتے ہوئے اللہ پر تَوَکُّل کرنا چاہیے

((اعقِلهَا وَتوَكَّل!))

ترمذی کی روایت میں ہے:ایک شخص نے پوچھا:اے اللہ کے رسول!

اَعْقِلُهَا وَاَتوَكَّلُ ؟ اَوْاُطْلِقُهَا وَاَتوَكَّلُ؟

”کیا میں اونٹ کو باندھ کر اللہ پر تَوَکُّل کروں؟ یا اُسے کھلا چھوڑ کر اللہ پر تَوَکُّل کرلوں؟“

قَالَ :" اعْقِلْهَا وَتَوَكَّل "

آپؐ نے فرمایا:”اسے باندھ دو، پھر تَوَکُّل کرو“۔ (جامع ترمذی حدیث:2517،عن انسؓ)

ایک دوسری روایت میں ہے:

قَالَ رَجلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم ، ارسَل نَاقَتِي وَاَتَوَكَّل ؟

”ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:کیا میں اپنی اونٹنی کھلی چھوڑ دوں اور اللہ پر تَوَکُّل کرلوں؟

قَالَ: ((اعقِلهَا وَتوَكَّل!))

آپؐ نے جواب دیا:”پہلے اُسے باندھ لو، پھر اللہ پر تَوَکُّل کرنا۔“

(صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان:731،عن عمرو بن اُمیہ عن ابیہ)

فقہ الحدیث (ترمذی:2517):

1۔یہ حدیث بھی اسلامی اعتقادات میں بڑی اہمیت کی حامل ہے، بلکہ اُصول کا درجہ رکھتی ہے۔

2۔ایک مسلمان کو پہلے تدبیر کرنا چاہیے اور پھر اُس کے بعد تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ پر تَوَکُّل کرنا چاہیے۔

3۔تمام تر احتیاطوں کے باوجود، اونٹنی گم ہوسکتی ہے۔

4۔ہر قسم کے علاج اور ہر قسم کی احتیاط کے باوجود ، انسان ناگہانی طور پر مرسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

8۔تَوَھُّم پرستی اور حقیقی بیماریوں سے متعلق پانچ اہم باتیں

تَوَھُّم پرستی (Superstitions) اور حقیقی بیماریوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل پانچ باتیں بتائی ہیں۔فرمایا:

((لَا عَدْوَی ، وَلَا طِیَرَۃَ ، وَلَا ھَامَۃَ ، وَلَا صَفَرَ ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الاَسَدِ))

"نہ تو چھوت چھات کا عقیدہ صحیح ہے، اور نہ بدشگونی۔نہ تو اُلّو منحوس ہوتا ہے اور نہ صفر کا مہینہ۔(یہ سب اوہام ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں) البتہ جذام کے مریض سے اس طرح دور بھاگو، جس طرح شیر سے دور بھاگتے ہو۔"

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5707، عن ابی ہریرہؓ)

فقہ الحدیث (بخاری:5707):

اس حدیث میں پانچ (5) باتیں ہیں۔ہم ہر ایک پر الگ الگ گفتگو کریں گے۔

1۔ ((لَا عَدْوَی))

"نہ تو چھوت چھات کا عقیدہ صحیح ہے۔"

(a) حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی بیماری متعدی ہی نہیں ہوتی۔اس حدیث کا آخری حصہ اس نظریے کی تردید کر رہا ہے۔

(b) اہلِ جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ بیماری میں خود اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ خود بہ خود پھیلتی ہے۔اللہ کی قدرت سے نہیں پھیلتی۔

(c) یہی آج کل کے ملحدین (Atheist) اور مادّہ پرستوں کا بھی خیال ہے۔

(d) اسلام کہتا ہے کہ اللہ ہی نے اپنی خاص حکمت کے تحت بیماریاں نازل کی ہیں اور اُسی نے ہر بیماری کی دوا بھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری:5707)

2۔ ((وَلَا طِيَرَةَ))

"اور نہ پرندوں سے اچھا یا بُرا شگون لینا صحیح ہے۔"

(a) اہلِ جاہلیت پرندوں کے منڈیر پر آکر بیٹھنے سے، سامنے سے گزرنے سے اور اُن کے سیاہ سفید سرخ سبز رنگوں سے نیک فال (Good Omen) یا بدفال (Bad Omen) لیا کرتے تھے۔

(b) ہمارے ملک میں بھی اس طرح کی بہت سی بدعقیدگی پھیلی ہوئی ہے۔

(c) مغربی ممالک کی بھی جدید جاہلیت یہ ہے کہ وہ 13 تاریخ کو آنے والے جمعہ کو منحوس سمجھتے ہیں۔

3۔ ((وَلَا هَامَةَ))

"نہ تو اُلو منحوس ہوتا ہے۔"

اہل جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ مقتول آدمی کی کھوپڑی کی ہڈیوں سے، ایک اُلو (Owl) برآمد ہوتا ہے اور قبر کے اطراف چکر لگاتا رہتا ہے اور اُس وقت تک "پیاس پیاس" کی آوازیں نکالتا رہتا ہے، جب تک مقتول کے قتل کا انتقام نہ لے لیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری:5707)

4۔ ((وَلَا صَفَرَ))

''اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہوتا ہے۔'' (یہ سب توہم پرستی ہے، ان کی کوئی حقیقت نہیں)

(a) اہلِ جاہلیت صفر کے مہینے کو بھی منحوس سمجھتے تھے، صفر اُس کیڑے کو بھی کہتے تھے، جو اُن کے عقیدے کے مطابق پیٹ میں ناچتا ہے اور مروڑ پیدا کرتا ہے۔

(b) ہمارے معاشرے میں بھی اس کے کچھ اثرات ہیں، بعض لوگ آج بھی محرم اور صفر کے مہینے میں شادیاں نہیں کرتے۔

5۔ ((وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الاَسَدِ))

''البتہ جذام کے مریض سے اس طرح دور بھاگو، جس طرح شیر سے دور بھاگتے ہو۔''

(a) جذام (Lepracy) ایک متعدی مرض ہے، یہ ایک زندہ حقیقت ہے۔ توہم پرستی نہیں۔

(b) اس مرض سے حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

9۔توہم پرستی کے مقابلے میں اللہ پر ایمان اور توکل کی فضیلت

توہم پرستی (Superstitions) کے مقابلے میں، اللہ پر ایمان اور توکل کی فضیلت بیان کرتے ہوئے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمت کے ستر ہزار لوگ بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے، جو

((لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ ، وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ ، وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ))

''جو بدشگونی نہیں لیتے، جو داغ نہیں لگواتے، جو شرکیہ جھاڑ پھونک نہیں کراتے اور جو صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں''

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5752، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

1۔ ((لَا یَتَطَیَّرُوْنَ)) تَطَیُّر سے مراد، پرندوں سے اچھی اور بری فال لینا ہے۔اہل جاہلیت کوئی پرندہ اُڑا کر، فال نکالتے تھے کہ پرندہ دائیں جانب جاتا ہے، یا بائیں جانب۔ یہ ناجائز ہے۔

2۔ ((وَلَا یَکْتَوُوْنَ)) اِکْتَاءُ سے مراد، آگ سے داغ لگوانا ہے۔

3۔ ((وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ)) اسْتِرْقَاءُ سے مراد، جھاڑ پھونک کرانا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(a) ایک شرعی دم ہے اور دوسرا شرکیہ دم اور شرکیہ جھاڑ پھونک ہے۔

(b) شرعی دم، قرآن مجید کی آخری تین سورتوں، آیت الکرسی اور مسنون اذکار کے ذریعے، آدمی خود اپنے آپ پر کرتا ہے، یا معذور آدمی کسی اور سے کراتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتا ہے۔

(c) شرکیہ جھاڑ پھونک میں، اللہ کو چھوڑ کر، شیاطین، جنات، مرے ہوئے بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ یہ شرک ہے، گناہِ کبیرہ ہے اور حرام ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری: 5752):

4. ((وَعَلٰی رَبِّهِم یَتَوَکَّلُونَ)) تَوَکُّل سے مراد، اللہ کو وَکیل اور محافظ بنالینا ہے کہ وہی ہمارے تمام اُمور کی نگہداشت اور محافظت کرنے والا ہے۔

اسلام میں اسباب اور تدبیر کے بغیر، تَوَکُّل ناجائز اور حرام ہے۔ تمام ممکنہ اور میسر تدابیر سے کام لینے کے بعد اللہ پر کامل بھروسہ کر لینا چاہیے اور اُس کے فیصلے پر اُف بھی نہیں کہنا چاہیے۔ اُس کے بارے میں دل میں کوئی منفی خیال بھی نہیں لانا چاہیے۔ بیماری، موت، نقصان، وغیرہ کو منجانب اللہ سمجھ کر صبر کرنا چاہیے۔ ہر ممکن احتیاطی تدبیر استعمال کرتے ہوئے، تمام میسر علاج کرانا چاہیے، پھر نتائج کو اللہ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی کا نام تَوَکُّل ہے۔

1۔ تدبیر اختیار نہ کرنے والے لوگ، مرجئی اور جبری بن جاتے ہیں۔

2۔ تدبیر پر بے جا اعتماد کرنے والے، قدریہ اور معتزلی بن جاتے ہیں، یہاں تک کہ تقدیر کا انکار کر دیتے ہیں۔

3۔ اہل سنت والجماعت، وہ معتدل اور متوازن افراد ہیں، جو اللہ کی مقرر کردہ قسمت پر ایمان کامل رکھتے ہیں، اسباب اور تدبیر سے کام لیتے ہوئے، تَوَکُّل اختیار کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

10۔ جذامی آدمی کو گھور گھور کر نہ دیکھا جائے

خالقِ کائنات کے سچے اور آخری ترجمان محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ))

"جذام کے مریضوں کو گھور گھور کر مت دیکھو!" (یعنی ٹکٹکی باندھ کر مت دیکھو، تاکہ اُس کا دل نہ دُکھے)

(ابن ماجہ، ابواب الطب، حدیث:3543، عن ابن عباسؓ، اسنادہ حسن)

11۔ جذامی آدمی سے رسول اللہ ﷺ نے بالواسطہ بیعت لی

(رسول اللہ ﷺ کے پاس طائف سے بیعت کے لیے بنو ثقیف کا وفد آیا)۔

((كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ))

اس وفد میں ایک آدمی تھا، جس سے جذام کی بیماری تھی، رسول اللہ ﷺ نے اُسے پیغام بھیجا:

((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)) "ہم نے تم سے (بالواسطہ) بیعت لے لی ہے، اب تم واپس لوٹ جاوٗ!"

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث:5822، عن شرید ثقفیؓ)

فقہ الحدیث (مسلم:5822): اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ

1۔ جذام (Leprosy) ایک متعدی بیماری ہے، جو بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتی ہے۔

2۔ جذامی (کوڑھی) سے ہاتھ نہیں ملانا چاہیے۔ بیعت زبانی بھی ہو سکتی ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے ہاتھ ملائے بغیر بیعت لی۔ (صحیح بخاری، الاحکام، حدیث:7214)

3۔ قرنطینہ کا طبی اصول، اسلام کی آسمانی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

4۔ یہ اصول ہر اُس متعدی بیماری پر لاگو کیا جا سکتا ہے، جس سے انسانی جان کو خطرہ لاحق ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

12۔خارش بھی ایک مُتَعَدِّی بیماری ہے

خارش(Contagious Itching) بھی ایک متعدی مرض ہے، جو بعض اوقات ایک مخصوص بیکٹیریا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

جیسے:(Staphylococcus Bacteria)

بعض اوقات ایک دوسری قسم کے جرثوموں سے بھی کھجلی یا خارش ہوتی ہے، جنہیں مائٹس(Mites) کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوَی ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ ،

”نہ تو چھوت چھات کا عقیدہ صحیح ہے اور نہ صفر کے مہینہ میں کوئی نحوست، اور نہ تو الو منحوس ہوتا ہے۔

فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ : یَارَسُولَ اللّٰہِ

ایک دیہاتی نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ !

فَمَا بَا لُ اِبِلِي تَكُونُ فِی الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ

میرے اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ جب ریگستان میں ہوتا ہے تو ہرنی کی طرح دوڑتا ہے،

فَیَأ تِی الْبَعِیرُ الاَجْرَبُ ، فَیَدْخُلَ بَیْنَهَا فَیُجْرِبُهَا،

لیکن جب کوئی خارش زدہ اونٹ، اُن میں شامل ہو جاتا ہے تو میرے اونٹ کو بھی خارش زدہ بنا دیتا ہے۔

فقَالَ: فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ؟))

آپؐ نے فرمایا: (ٹھیک ہے، خارش ایک متعدی بیماری ہے لیکن تم یہ بھی سوچو کہ)

”پہلے اونٹ کو خارش زدہ کس نے کیا تھا؟“

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5717، عن ابی ہریرہؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری:5717):

1۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے امتحان کے لیے خارش جیسی بیماری بھی پیدا کی ہے، جو جانوروں میں بھی ہوتی ہے۔

2۔ حضرت ایوبؑ کو جلد کی بیماری میں مبتلا کر کے آزمایا گیا۔ اس امتحان میں اُنہوں نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا۔

3۔ خارش کے اندر، اللہ کی مرضی کے بغیر اپنی ذاتی قدرت اور طاقت نہیں ہے، جیسا کہ اہل جاہلیت کا عقیدہ تھا اور جاہلیتِ عصرِ حاضر بھی سمجھتی ہے۔

4۔ خارش، طاعون، جذام، ٹی بی (دق)، کرونا وائرس وغیرہ سب اللہ کی پیدا کردہ متعدی بیماریاں ہیں، لیکن انسان کو یہ سوچنا چاہیے کہ سب سے پہلے خارش وغیرہ کسے ہوئی؟ اُس خارش کا پیدا کرنے والا کون تھا؟ اسی طرح تمام متعدی بیماریوں کا اولین خالق کون ہے؟

5۔ اس حدیث میں اُن ملحدین کے نظریات کی تردید بھی ہے، جو ہر چیز کو سبب اور مُسَبَّب (Cause & Effect) کے پیمانے سے ناپتے ہیں اور خالق کائنات کو فراموش کر دیتے ہیں۔

6۔ یہ موت اور بیماری کے اسباب (Cause of death & diseases) تو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن موت اور بیماری کے مقاصد (Purpose of death & diseases) کو سمجھنا نہیں چاہتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

13۔جانوروں میں بھی متعدی امراض ہوتے ہیں

جانوروں میں بھی، انسانوں کی طرح متعدی امراض ہوتے ہیں۔اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ))

"بیماراونٹوں والا(چرواہا)، بیماراونٹ، تندرست اونٹوں کے پاس ہرگز ہرگز نہ لے جائے۔"

اس کا ایک اور مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے۔

"بیماراونٹوں کو، تندرست اونٹوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر پانی نہ پلایا جائے۔"

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5771، عن ابی ہریرہؓ)

((لَا یُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ))

"بیماراونٹوں والا(چرواہا)، بیماراونٹ، تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جائے۔"

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث:5791، عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن بن عوفؓ)

فقہ الحدیث(بخاری:5771):

1۔(انسانوں کی طرح) جانوروں میں بھی متعدی(Contagious) بیماریاں ہوتی ہیں۔

2۔بعض متعدی بیماریاں، انسانوں، جانوروں اور پودوں میں مشترک ہیں۔جیسے: ٹی بی(Tuberclosis)

3۔بعض بیماریاں (water borne Diseases) پانی کے ذریعہ بھی پھیلتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

14۔خودکشی حرام ہے اور اس کی سزا دوزخ ہے

اسلام میں خودکشی حرام ہے۔خودکشی کی سزا دوزخ ہے۔بیماری کا علاج کرانا چاہیے۔موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ''اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو'' (البقرۃ:195)

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾

''اپنے آپ کو قتل مت کرو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بہت رحیم ہے'' (النساء:29)

خودکشی کی تمام قدیم اور جدید صورتیں ناجائز اور حرام ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ،

''جس نے کسی (بلند جگہ یا) پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر ہلاک کرلیا، وہ دوزخ کی آگ کے گڑھے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خود کو گراتا رہے گا۔''

وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ،

''جس نے کسی قسم کا زہر کھا کر، اپنے آپ کو ہلاک کرلیا، اُس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زہر کھا کر خودکشی کرتا رہے گا۔''

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (خَالِدًا) مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا))

''جس نے کسی تیز دھار آلے سے اپنے آپ کو ہلاک کرلیا، وہ آلہ اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُس آلے سے اپنا پیٹ پھاڑتا رہے گا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5778، عن ابی ہریرہؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنِ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

15۔رخصتیں

اسلام نے خاص حالات میں خاص لوگوں کو رخصتیں دی ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر آسانی کرنا چاہتا ہے، تنگی نہیں۔

﴿يُرِيدُ بِكُمُ اللّٰهُ الْيُسْرَ ، وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرۃ:185)

2۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمران بن حصینؓ کو بواسیر کی شکایت پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔

''کھڑے ہو کر نماز پڑھو! اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو! اور یہ بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔''

(صحیح بخاری:117)

3۔ اللہ تعالیٰ نے مسافروں اور بیماروں کو رمضان کے روزے بعد میں رکھنے کی رخصت عطا فرمائی۔ (البقرۃ:185)

4۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عُجرۃ کو احرام کی حالت سے باہر نکل جانے کی رخصت دے دی، جب اُنہیں اُن کے سر کی جوئیں بہت تکلیف دے رہی تھیں۔ فرمایا:

((فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً))

''سر منڈوا لو پھر (کفارے کے طور پر) تین روزے رکھ لینا، یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا، یا پھر ایک بکری ذبح کر دینا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث:5703، عن کعب بن عُجرَۃؓ)

5۔ ہواؤں والی سرد راتوں میں گھر پر نماز پڑھنے کی اذان دی گئی۔ ((صَلُّوا فِي الرِّحَالِ)) (صحیح مسلم:1600)

6۔ بارش میں نماز جمعہ کو گھر میں پڑھنے کے لیے اذان دی گئی۔ ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُم)) (صحیح مسلم:1604)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چِشتِی
Khaleelchishti@yahoo.com

16۔ہوا والی سرد رات میں نماز کی رخصت

((اَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ))

صحیح مسلم کی روایت ہے:

((اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِی لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیحٍ،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک سرد رات کو، جس میں ہوا بھی تھی، نماز کی اذان دی۔

فَقَالَ : اَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ،

اور پھر اذان میں کہا: ''سنو! اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو۔''

ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَامُرُ الْمُوَذِّنَ،

''پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیا کرتے،''

اِذَا كَانَتْ لَیْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ، یَقُولُ:

''جب سرد بارش والی رات ہوتی تو فرماتے:''

اَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ))

''سنو! اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث :1600، عن عبداللہ بن عمرؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

17۔ بارش میں باجماعت نماز اور نمازِ جمعہ کی رخصت

((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُم))

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ :

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک بارش والے دن اپنے مُؤَذِّن کو حکم دیا:''

إِذَا قُلْتَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ،

''جب تم کہو: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ''

فَلَا تَقُلْ : حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ،

''﴿حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ﴾ نماز کے لیے آؤ، نہ کہنا''

قُلْ : صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ .))

''بلکہ کہنا: ﴿ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ ﴾ اپنے اپنے گھروں پر نماز پڑھ لو!''

قَالَ : فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ، ''یہ اذان سن کر لوگوں نے ناگواری کا اظہار کیا۔''

فَقَالَ : أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا؟ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے کہا: ''کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟''

قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، ''یہ کام تو اُس ہستی نے کیا ہے، جو مجھ سے بہت بہتر تھی۔''

إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، ''بلاشبہ نماز جمعہ فرض ہے،''

وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ .

''لیکن میں نے ناگواری محسوس کی کہ تم تمام لوگوں کو گھروں سے نکالوں اور تم لوگ کیچڑ اور پھسلن میں چل کر آؤ۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث: 1604، عن عبداللہ بن عباسؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چِشتی
Khaleelchishti @ yahoo.com

فقہ الحدیث: اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ بارش میں ﴿ذاتُ مَطَرٍ﴾ مسجد کے بجائے گھر میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ (صحیح مسلم:1601)

2۔ شدید سردی میں ﴿ذاتُ بَرِدٍ﴾ بھی نماز گھر میں پڑھی جاسکتی ہے۔ (صحیح مسلم:1600)

3۔ آندھی ﴿ذاتُ بَرِدٍ و رِیحٍ﴾ کی صورت میں بھی نماز گھر میں پڑھی جاسکتی ہے۔ (صحیح مسلم:1600)

4۔ مسلمانوں کو کیچڑ اور پھسلن ﴿فِی یَومٍ ذِی رَدغٍ﴾ سے بچانا ضروری ہے۔ (صحیح مسلم:1605)

5۔ جمعہ کی نماز بھی خاص صورتوں میں گھر میں ادا کی جاسکتی ہے۔ (صحیح مسلم:1608)

6۔ ان خاص موقعوں پر اذان میں ﴿حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ﴾ کے بجائے ﴿اَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ﴾ یا ﴿صَلُّوا فِی بُیُوتِکُمْ﴾ کہا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

18۔شر کا مقابلہ کرنا چاہیے۔شر کے سامنے ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہیے

حالت احرام میں سانپ مارنے کا حکم:

مسلمان کی جان بہت قیمتی ہے۔اس کے تحفظ کے لیے عبادت کے عام احکام میں بھی خصوصی رعایت دی گئی۔

حالت احرام میں، مُحرِم کے لیے بہت سی پابندیاں ہوتی ہیں اور پھر حدودِ حرم کی پابندیاں الگ ہیں، جو غیر مُحرِم کے لیے بھی ہوتی ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے سانپ کو مارنے کا حکم دیا اور حاجی کو منیٰ کی وادی میں حالت احرام میں بھی اِسے مارنے کا حکم دیا۔

((اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ))

''رسول اللہ ﷺ نے دو سفید لکیروں والے سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث 5823,5824،عن عائشہؓ)

((اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ حَیَّةٍ بِمِنًی))

''رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث:5837،عن عبداللہ بن مسعودؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِيْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

19۔شرعی دم کے الفاظ، کسی بڑے عالم کو سنا کر تصدیق کرا لی جائے

جب بھی کوئی آفت یا مصیبت نازل ہوتی ہے، جھاڑ پھونک کرنے والے برساتی مینڈکوں کی طرح نکل آتے ہیں۔
ان میں کچھ صحیح العقیدہ ہوتے ہیں اور کچھ بدعقیدہ۔ کچھ صاحبِ علم ہوتے ہیں اور کچھ نادان اور جاہل۔

اس اُمت کو اُن مخلص بزرگوں سے بھی بہت نقصان پہنچا ہے، جن کی نیت تو ٹھیک تھی، لیکن قرآن وسنت کا علم نہیں تھا۔

حضرت عوف بن مالک ؓ اشجعی کہتے ہیں:
''ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ!''
آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))
''اپنے دم کے الفاظ میرے سامنے پیش کرو! دم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، جب تک اس میں شرک نہ ہو۔''
(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث: 5732، عن عوف بن مالک ؓ)

فقہ الحدیث (مسلم:5732):

1۔ ﴿اعْرِضُوا عَلَيَّ﴾ کے الفاظ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دم کے الفاظ اور مفہوم کے بارے میں کس قدر توجہ فرماتے تھے۔
2۔ معلوم ہوا کہ نیک نیتی کے باوجود دم کرنے والے، غلط الفاظ استعمال کر سکتے ہیں اور اُن سے غلط مفہوم نکالا جا سکتا ہے۔
3۔ شرعی دم کرنے والوں کو چاہیے کہ علماء سے مل کر دم کے الفاظ اور دم کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیں، تاکہ شرک کا کوئی شائبہ تک نہ آنے پائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِيْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

20۔ کاہنوں اور عاملوں کی شرارتیں

جب بھی کوئی آفت یا مصیبت نازل ہوتی ہے، جھاڑ پھونک کرنے والوں کی طرح، کاہن، جعلی پیر اور عامل بھی فعال اور متحرک ہو جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا:

اے اللہ کے رسول! کاہنوں کی بعض باتیں سچی بھی تو ہوتی ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا۔

((تِلْکَ الْکَلِمَةُ الْحَقُّ ، یَخْطِفُھَا الْجِنِّیُّ فَیَقْذِفُھَا فِی اُذُنِ وَلِیِّهٖ، وَیَزِیْدُ فِیْھَا مِائَةَ کَذْبَةٍ))

”یہ سچی بات ہوتی ہے، جسے کوئی جن آسمان سے اُچک لیتا ہے، اور پھر اپنے ولی (کاہن) کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ اور پھر کاہن اس میں سو جھوٹ کا اضافہ کر دیتا ہے (اور لوگوں کو بیوقوف بناتا ہے)۔“

(صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث 5816عن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؒ)

فقہ الحدیث (مسلم:5816):

1۔ اہلِ جاہلیت میں کاہن بھی ہوا کرتے تھے، جیسے ہمارے ہاں جعلی پیر اور عامل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مُقفّٰی اور مُسَجَّع گفتگو کرتے ہیں، جن میں بڑی کشش ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں بعض خطیب بھی منبروں پر اسی طرح کی مصنوعی زبان استعمال کرتے ہیں، جس میں لفاظی ہی لفاظی ہوتی ہے۔ کام کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اپنی لچھے دار گفتگو کے ذریعے یہ لوگ عوام کو بے وقوف بناتے ہیں۔

2۔ بعض کاہنوں اور عاملوں کے پاس جنات ہوتے ہیں۔ شرکیہ الفاظ استعمال کر کے یہ جنات کو خوش کرتے ہیں۔ اُنہیں علیم اور قدیر بنا کر آواز دیتے ہیں۔ شیطانی جنات اس خوشامد سے متاثر ہو کر آسمان کی کوئی سچی خبر کا کوئی بے ربط ٹکڑا، ان کاہنوں اور عاملوں تک پہنچا دیتے ہیں۔

3۔ پھر یہ کاہن اور عامل، اس سچی خبر کے بے ربط ٹکڑے میں، نمک مرچ لگا کر اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

4۔ جنات کے پاس بھی، انسانوں کی طرح علم غیب نہیں ہوتا۔ جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور سریع الحرکت ہوتے ہیں ۔ جنات کو حضرت سلیمانؑ کی موت کا علم اُس وقت ہوا، جب اُن کی لاٹھی کو دیمک نے چاٹ لیا اور وہ دھڑام سے گر گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنِ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

21۔خوابوں کے سوداگر

آفات ومصائب کے نزول کے بعد، جھاڑ پھونک کرنے والوں اور جعلی پیروں اور عاملوں کی طرح، کچھ لوگ اپنے خواب سنا کر اپنی دوکان کھول لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کے شر سے بھی ہم سب کو محفوظ رکھے۔

خوابوں کے سلسلے میں کچھ اُصولی باتیں اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

1۔ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔نفسانی،شیطانی اور رحمانی۔

2۔ سچے خواب،نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ (صحیح بخاری،کتاب التفسیر،حدیث:6989)

3۔ انبیاء کے خواب بھی،اللہ کی وحی کی ایک قسم ہوتے ہیں۔

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ ﴾ (الفتح:27)

﴿ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ﴾ (الصافات:102)

4۔ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات مکمل ہیں۔اب ان میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔

﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ﴾ (المائدہ:3)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔“

5۔ اگر کسی نے کوئی سچا خواب بھی دیکھا ہے،تو وہ صرف اُسی کے لیے خاص ہے۔ساری امت کے لیے عام نہیں۔
اُنہیں لوگوں کو اپنے خواب سنا کر،دنیا میں اپنی ”ولایت“ کا ڈھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

22۔رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا

رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعویٰ کرنے والوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔

(a)وہ جھوٹے اور کذاب، جو دنیا کمانے کے لیے جھوٹ کہنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔

(b)وہ سچے لوگ، جو مخلص ہوتے ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ کے صحیح حلیے سے ناواقف ہوتے ہیں، ابلیس ان کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ عموماً یہ لوگ زاہد اور عابد لیکن جاہل ہوتے ہیں۔ ابلیس، رسول اللہ ﷺ کے اصلی چہرے میں تو نمودار نہیں ہوسکتا۔ (صحیح بخاری :6997)

لیکن نقلی چہرے میں آکر دھوکہ دے سکتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ ہوں۔ مثلاً کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو سفید داڑھی میں دیکھا تو اُس کو سمجھ لینا چاہیے کہ اُس کا خواب جھوٹا تھا، کیونکہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس (20) سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔ (صحیح بخاری:3547،صحیح مسلم :6089)

(c)وہ سچے لوگ، جو علم بھی رکھتے ہیں، لیکن بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(d)قرآن میں سو (100) کے قریب دُعائیں موجود ہیں۔ بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ سے منقول کئی سو صحیح اور ثابت شدہ دُعائیں اور اذکار موجود ہیں۔ اِن اَوراد اور اَذکار میں ان کی تعداد بھی بتائی گئی ہے اور وقت بھی بتایا گیا ہے کہ کون سا ذکر کتنی مرتبہ اور کب پڑھنا چاہیے۔ **ان سب کی موجودگی میں ہمیں کسی غیر نبی اور غیر معصوم کے خوابوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔** رسول اللہ ﷺ کے بعد اب کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ آکر دُنیا کو بتائے کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ فلاں سورۃ اتنی مرتبہ پڑھو اور فلاں دُعا اتنی مرتبہ کرو اور فلاں ذکر کا تین سو تیرا (313) مرتبہ ذکر کرو۔

تاریخ شاہد ہے کہ صوفیا کے اس طرزِ عمل سے آخری رسول محمد ﷺ کی یہ اُمت کس طرح قرآن و سنت کے صافی اور شفاف چشمے سے بتدریج کس طرح دور ہوئی ہے۔ اقبالؒ نے صحیح کہا:

فقیہِ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب
سکھا دیے ہیں اسے بھی طریق ہائے خانقہی

اس لیے ہم اس اُمت کے ہر سچے خیر خواہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کی صحیح اور ثابت شدہ تعلیمات ہی پر اکتفا کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

23۔ تکلیف پر صبر کا اجر و ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) ”طاعون (کی موت) ہر مسلمان کے لیے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث 5732، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

24۔ بیماری مومن کے لیے رحمت بن سکتی ہے

طاعون کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ،

”طاعون، اللہ کا عذاب ہے۔ اللہ جس پر چاہے، اِس وبا کو مسلط کر دے، البتہ اہلِ ایمان کے لیے یہ رحمت ہے۔“

فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا

”چنانچہ جو اللہ کا بندہ بھی، طاعون میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے شہر میں صبر و استقامت کے ساتھ ٹھہرا رہتا ہے،“

يَعْلَمُ أَنَّهُ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ

”یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اُس کے مقدر میں لکھ دیا ہے (تکلیف، موت، یا بیماری کے بعد شفاء)، وہ اُسے مل کر رہے گا۔“

إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ)).

”ایسے شخص کے لیے شہید کا اجر و ثواب مل کر رہے گا۔“

(صحیح بخاری، کتاب الطب، حدیث: 5734، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری:5734):

1۔ طاعون ﴿ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ ہے۔انسان کے جنت میں داخل ہونے کے لیے اصل کنجی،توحید پر ایمانِ خالص ہے۔

2۔ طاعون وغیرہ جیسی تکلیف دہ بیماریوں میں صبر واستقامت کے ساتھ،ایمان کا مظاہرہ جنت کی ضمانت ہے۔

3۔ تکلیف میں صاحبِ ایمان آدمی جزع فزع نہ کرے۔اللہ کے بارے میں بدگمانی نہ کرے۔اللہ کے فیصلوں پر راضی رہے۔

4۔ بیماری اور تکلیف میں،غیر اللہ کی طرف رجوع نہ کرے۔شرکیہ اعمال نہ کرے۔کاہنوں،عاملوں،پیروں،عطائی حکیموں اور خودساختہ ڈاکٹروں کے پاس جا کر اپنا ایمان ضائع نہ کرے۔قرآن اور سنت کی مضبوط شاہراہ کو چھوڑ کر کشفوں،خوابوں،اور شعبدہ بازیوں میں گرفتار نہ ہو جائے۔

5۔ بیماری،صاحبِ ایمان کے لیے رحمت بن جاتی ہے۔اُس کے گناہ مٹتے جاتے ہیں۔اُس کے درجات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

6۔ مومن تقدیر پر ایمان رکھتا ہے،چنانچہ یہ ایمان اُسے حوصلہ عطا کرتا ہے۔

7۔ شہید،گواہی دینے والے کو کہتے ہیں،جو اپنی زبان سے،اپنے عمل سے،اپنے صبر واستقلال سے،اپنی استقامت سے گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ کے آخری اور سچے رسول ہیں۔شہید مرتے دم تک اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرتا رہتا ہے اور توحید کی گواہی دیتا رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلیلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

فقہ الحدیث (بخاری:5734):

8۔ حضرت ایوبؑ کی مثال:

حضرت ایوبؑ جلد کی ایک بیماری میں مبتلا کیے گئے۔غالباً یہ بھی ایک متعدی مرض تھا۔اُنہوں نے دُعا کی۔

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (الانبیاء:83)

اور ایوبؑ پر (ہم نے رحم کیا) جب اُنہوں نے اپنے رب کو پکارا۔"میں تکلیف میں ہوں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔(ہم نے اُن کی تکلیف دور کردی اور اُن کو اُن کے اہل وعیال بھی دیے۔)

﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ .

"ہمارے بندے ایوبؑ کا ذکر کرو! جب اُنہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور دُکھ میں مبتلا کردیا ہے۔

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ﴾ (ص:42-41)

(تو ہم نے حکم دیا کہ) "اپنا پاؤں زمین پر مارو (ایک چشمہ پھوٹے گا) یہ (پانی دوا ہے)
نہانے کے لیے بھی ہے اور پینے کے لیے بھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti @ yahoo.com

25۔ بیماری میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دُعا کرنی چاہیے

مریض کی عیادت کے بعد، دل ہی دل میں یہ دُعا کرنی چاہیے۔

((الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابتَلَاکَ بِهٖ ، وَفَضَّلَنِی عَلٰی کَثِیرٍ مِمَّن خَلَقَ تَفضِیلًا))

''اُس اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے اُس بیماری سے محفوظ رکھا، جس میں تو مبتلا ہے اور اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے کثیر مخلوقات پر واضح برتری عطا فرمائی۔'' (سنن ابن ماجہ، حدیث:3892)

26۔ بلاؤں کے اسباب

1۔ یہ دُنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ یہاں ہر شخص امتحان میں ہے۔

''زمین پر موجود ساری زینت اور زیبائش کا مقصد یہ ہے کہ اللہ امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم لوگوں میں عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے؟'' ﴿لِیَبلُوَهُم اَیُّهُم اَحسَنُ عَمَلًا﴾ (الکھف:8)

''اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو زمین پر خلیفہ بنا کر مختلف درجات دیتے ہوئے، مختلف وسائل فراہم کیے، تا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دیے گئے وسائل، نعمتوں وغیرہ میں آزمائے اور امتحان لے۔'' ﴿لِیَبلُوَکُم فِی مَا اٰتَاکُم﴾ (الانعام:165)

2۔ سب سے زیادہ آزمائشیں انبیاء پر آتی ہیں، پھر اُس سے کم تر درجہ کے لوگوں پر۔

3۔ بیماریوں، مصیبتوں اور بلاؤں کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔

بعض اوقات بلائیں عذاب بھی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات تنبیہ اور وارننگ ہوتی ہیں، تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ بعض اوقات یہ مومنین کے لیے رحمت ہوتی ہیں اور اُن کے درجات میں اضافے کا سبب بن جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

بلاؤں کے اسباب:

4۔ انسانوں کی اپنی کمائی کے نتیجے میں بھی دنیا میں فساد رونما ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾

”خشکی اور تری میں ہر جگہ لوگوں کی اپنی ہاتھوں کی کمائی کے سبب فساد برپا ہو گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض کرتوتوں کا مزا نہیں چکھائے، تا کہ یہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں۔“ (الروم:41)

27۔ ابن ماجہ کی ایک جامع حدیث

((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ (5) إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ،

”اے مہاجروں کی جماعت! پانچ (5) چیزوں کی آزمائش (کی سزا ضرور ملے گی)۔

وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ:

اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں:

فحاشی کی سزا، نئی نئی بیماریوں کی صورت میں دی جاتی ہے

(1) لَمْ (تَظْهَرِ) الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا.

جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی نئی نئی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو پچھلی قوموں میں نہیں پھیلی تھیں۔

(ابن ماجہ، ابواب الفتن، حدیث: 4019 عن عبداللہ بن عمرؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

ناپ تول میں کمی کی سزا، حکمرانوں کی صورت میں دی جاتی ہے

(2)وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، اِلَّا اُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور حکمران کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔

زکوۃ نہ دینے کی سزا، خشک سالی کی صورت میں دی جاتی ہے

(3)وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ، اِلَّا مُنِعُوا الْمَطَرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا.

جب وہ اپنی زکوۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو ان پر کبھی بارش نہ ہو۔

اللہ اور رسول سے بغاوت کی سزا، غیر ملکی غلامی کی صورت میں دی جاتی ہے

(4)وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَاللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَاَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ.

جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں کے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں،

وہ ان سے وہ سب کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

اسلامی قانون کے مطابق فیصلے نہ کرنے کی سزا، خانہ جنگی کی صورت میں دی جاتی ہے

(5)وَمَا لَم تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ ، اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاسَهُمْ بَيْنَهُمْ))

جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو قانون اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں خانہ جنگی میں مبتلا کر دیتا ہے (اور وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیتے ہیں)۔"

(ابن ماجہ، ابواب الفتن، حدیث 4019 عن عبداللہ بن عمرؓ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

28۔انسان کا سب سے بڑا گناہ

موجودہ دنیا کی آبادی سات (7) ارب سے زیادہ ہے۔اس ناچیز کی نظر میں اس دور کے انسان کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ آخری رسول محمد ﷺ اور آخری کتاب قرآن کا منکر ہے۔

یہودیوں نے کئی پیغمبروں کا انکار کیا اور اُن کی پیروی میں عیسائی بھی یہی روش اختیار کر رہے ہیں۔یہودیوں نے حضرت ابراہیمؑ سے پہلے کے انبیاء آدمؑ،ھودؑ،صالحؑ ،الیاسؑ ،اور نوحؑ کا انکار کر کے ابراہیمؑ کو پہلا رسول قرار دیا اور نبی ملاچی کے بعد آنے والے انبیاء زکریاؑ،عزیرؑ،یحییٰؑ ،عیسیٰؑ ،اور محمد ﷺ کا انکار کیا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدائی میں شریک کرلیا۔

شرک دُنیا کے ہر خطے میں دندنا رہا ہے۔توحید کی آواز دھیمی پڑگئی ہے۔شرک ظلم عظیم ہے۔شرک کو مٹانا اور ساری دنیا کو خالص توحید کی دعوت دینا اُمت کا اہم فریضہ ہے۔

اس دور کے مسلمان کی سب سے بڑی غفلت یہ ہے کہ وہ اپنے مقام،منصب اور مرتبے کو نہیں سمجھتا کہ اُسے ﴿أمۃ وسط﴾ اُسے ایک معتدل اور متوازن قوم بنا کر اور بہترین اُمت ﴿خیرُ أمۃ﴾ بنا کر دُنیا کی امامت اور ہدایت کے لیے میدان میں لایا گیا ہے ﴿أُخرِجت لِلنَّاسِ﴾۔

ابن ماجہ کی مندرجہ بالا حدیث پر غور کیجئے۔کون سی بیماری اور کون سا جرم ایسا ہے،جو اُمت مسلمہ میں عام نہیں؟ فحاشی بھی ہے۔عریانی بھی ہے۔قبر پرستی بھی ہے۔ناپ تول میں کمی بھی ہے۔رشوت بھی ہے۔غصب بھی ہے۔کچھ امیر زکوۃ نہیں دیتے۔سود خور ہیں۔اللہ اور رسول سے بغاوت ہے۔کچھ عدالتیں قرآن وسنت کے مطابق فیصلے نہیں کرتیں۔حکمران فاسق اور بدعمل ہیں۔علمائے حق کی تعداد قلیل ہے اور خوشامد پرست علماء حکمرانوں کے اطراف جمع ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

29۔ کرونا کے اثرات

کرونا وائرس ایک عالمی عذاب ہے۔اب تک16,000سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔اللہ ہی جانتا ہے کہ مزید اور کتنے لوگ ہلاک ہوں گے۔ یہ عذاب بھی ہے اور آزمائش بھی۔ اس کے اثرات ہمہ گیر ہوں گے۔ معاشی اثرات بھی۔ معاشرتی اثرات بھی۔ نفسی اور نفسانی اثرات بھی۔ کئی ملک مقروض ہو جائیں گے۔ کئی لوگ بھوک سے مر جائیں گے۔ کئی گھر اُجڑ جائیں گے۔ کئی عورتیں بیوہ ہو جائیں گی۔ کئی بچے یتیم ہو جائیں گے۔ کئی والدین بے اولاد ہو جائیں گے۔ کئی لوگ نفسی اور نفسانی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

کچھ لوگ رجوع الی اللہ کے بجائے، اللہ کے مزید باغی بن جائیں گے۔ بالا دست طاقتیں، کمزوروں کا مزید استحصال کریں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مرتے دم تک اُس کے وفادار اور شکر گزار بندے بن کر رہیں۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

30۔ کیا کیا جائے؟

1۔ قیادت کا استغفار:

اللہ کا عالمی عذاب اُس وقت آتا ہے، جب عالمی حکومتیں اللہ سے باغی ہو جاتی ہیں اور اللہ کے انبیاء اور اللہ کی کتابوں کی تکذیب کرتی ہیں۔ یہ قیادت کا جرم ہوتا ہے، جس کی سزا معصوموں کو بھی دی جاتی ہے۔

ایسے ہی عذاب کے بارے میں قرآن مجید ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ

﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾ (الانفال:25)

''اُس فتنے سے ڈرو، جو صرف ظالموں کے لیے مخصوص نہیں ہوگا (بلکہ بے گناہ بھی مارے جائیں گے)۔''

قوموں کے عروج و زوال میں اُس کے حکمرانوں، سیاستدانوں، جرنیلوں، شاعروں، ادیبوں، صحافیوں، دانشوروں، افسروں، بیوروکریسی، علماء، خطباء، مفسرین، محدثین، فقہا، اور دانشوروں کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔

جب کسی قوم کی قیادت اپنے گناہوں اور کرتوتوں پر شرمندہ ہو کر توبہ اور استغفار کرتی ہے تو اُس کے اثرات پوری قوم پر مرتب ہوتے ہیں۔

2۔ فرد کا استغفار:

فرد کا استغفار، زیادہ تر اُس کی اپنی ذات کی حد تک مفید ہوتا ہے، لیکن ہر دُعا کسی نہ کسی طرح فرد کو فائدہ پہنچا کر ہی رہتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے، اپنی نماز کے معیار کو بلند کریں۔ رکوع میں بھی اور سجدوں میں بھی استغفار کرتے ہوئے کہیں ﴿اللّٰھُمَّ اغفرلی ، اللّٰھُمَّ اغفرلی﴾ اور دو سجدوں کے درمیان بھی استغفار کریں۔ سلام پھیرنے سے پہلے بھی حضرت ابوبکرؓ سے منقول استغفار اور حضرت علیؓ سے منقول استغفار کرنے کا اہتمام کریں۔ گناہوں پر شرمندہ ہو جائیں۔ آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ کر لیں۔ جن جن لوگوں کا حق مارا ہے، اُن کا حق اُنہیں ادا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

3۔ذکر:

چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اللہ کو یاد کرتے رہیں۔ سبحان اللّٰہ ، الحمد للّٰہ ، اللّٰہ اکبر ، لاالہ الا اللّٰہ ، سبحان اللّٰہ وبحمدہ، سبحان اللّٰہ العظیم، لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ ،رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام کا اہتمام کریں۔سونے سے پہلے، آیت الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات اور قرآن کی آخری تین سورتیں (الاخلاص، الفلق ، الناس) سمجھ کر پڑھنا نہ بھولیں۔

4۔مسنون دُعائیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو مسلمان بھی حضرت یونسؑ کی دُعا کے الفاظ سے دُعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے ضرور قبول فرمائے گا۔

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ ، سُبْحَانَكَ ، إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (ترمذی:3,505)(الانبیاء:87)

''اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی طاقت ور ہستی نہیں، تو بے عیب ہے (ظلم نہیں کرتا)، بلاشبہ میں ہی ظالم تھا۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مصیبت اور خوف میں کہا کرتے:

((هُوَ اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي ، لَا شَرِيكَ لَهُ)) (نسائی:657، فی عمل الیوم واللیلۃ)

''وہ اللہ ہے۔اللہ میرا رب ہے۔اُس کے ساتھ اقتدار اور حکمرانی میں کوئی شریک نہیں۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

5۔ مسنون دُعائیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ))

(سنن ابو داود:5088)

”اللہ کے نام سے، جس کے نام سے نہ تو آسمان کی کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ زمین کی اور وہی مکمل سننے والا اور مکمل علم رکھنے والا ہے۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) (صحیح مسلم:6880)

”میں اللہ تعالیٰ کے جامع کلمات کے ساتھ اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆

((اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ))

(سنن ابوداود:5090)

”اے اللہ میرے بدن، میرے کانوں کو اور میری آنکھوں کو سلامتی عطا فرما۔
تیرے علاوہ کوئی طاقتور معبود نہیں۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ)) (ابو داود:1554)

”اے اللہ میں برص (Vitiligo)، دیوانگی (Madness)، جذام (leprosy) اور ہر قسم کی بیماری سے پناہ مانگتا ہوں۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

6۔مسنون دُعائیں:

جب بھی رسول اللہ ﷺ پریشان ہوتے یہ دُعا کرتے۔

((یَاحَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ)) (ترمذی:3,524)

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے!اے دنیا کو تھامنے والے!میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو تکلیف اور پریشانی کے وقت یہ دُعا پڑھنے کے لیے کہا:

((اَللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّی ، لَا اُشرِکُ بِہٖ شَیئاً)) (ابو داود:1525)

''اللہ!ہاں اللہ ہی میرا رب ہے۔میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ مشکل حالات میں یہ دُعا فرماتے:

((لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، العَظِیمُ الحَلِیمُ)) ''اللہ کے علاوہ کوئی عظمت والا بردبار طاقت ور معبود نہیں۔''

((لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، رَبُّ العَرشِ العَظِیمِ)) ''اللہ کے علاوہ کوئی عرشِ عظیم کا مالک، طاقت ور معبود نہیں۔''

((لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، ''اللہ کے علاوہ کوئی طاقت ور معبود نہیں،

رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبُّ الارضِ آسمانوں اور زمین کے نظام کو چلانے والا۔

وَرَبُّ العَرشِ الکریمِ)) اور عرش کریم کا مالک۔'' (بخاری:6346)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

7۔قنوتِ نازلہ:

قنوتِ نازلہ،نوازل کے موقع پر ہر نماز میں پڑھی جا سکتی ہے۔اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے بعد ہاتھ اُٹھا کر مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات کے لیے مسنون دُعائیں کی جائیں۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ!ایمان لانے والے مردوخواتین کو بخش دے۔اطاعت کرنے والے مردوخواتین کو بخش دے۔

وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ

ان کے دلوں کو جوڑ دے۔اوران کے درمیان معاملات کو درست کردے۔

وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ

انہیں ان کے دشمنوں پر اوراپنے دشمنوں پر فتح اورغلبہ عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ

اے اللہ!اُن کافروں کو اپنی رحمت سے دور کردے،جو تیرے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔

وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَکَ

جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ

اے اللہ!ان کافروں میں پھوٹ ڈال دے۔اوران کے قدم ڈگمگادے۔

وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ.)) (مسنداحمد:137/3)

اوران پر ایسا عذاب نازل فرما،جو مجرم قوموں پر سے ٹالا نہیں جاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

8۔قنوت کی دوسری دُعا

((بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ اَللّٰھُمَّ

اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ رحم کرتا ہے اور جو ہمیشہ رحم کرتا ہے۔

اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنُؤمِنُ بِکَ ،

بلاشبہ ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔

وَنَتَوَکَّلُ عَلَیکَ وَنُثنِی عَلَیکَ الخَیرَ کُلَّہٗ ،

ہم تجھی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر قسم کے خیر کو تجھ سے منسوب کر کے تیری حمد وثنا کرتے ہیں۔

وَلَا نَکفُر)) ثُمَّ قَرَأَ : اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ (پھر یہ الفاظ کہے)

((بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعبُدُ، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

وَلَکَ نُصَلِّی وَنَسجُدُ، تیرے لیے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

وَ اِلَیکَ نَسعٰی وَنَحفِدُ، ہمارے ساری کوششیں تیرے لیے ہی ہیں۔ تیرے سامنے ہی پیشانی جھکاتے ہیں۔

نَرجُو رَحمَتَکَ ، ہم تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔

وَنَخشٰی عَذَابَکَ، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَکَ الجَدَّ بِالکُفَّارِ مُلحِق بلاشبہ تیرا عذاب کافروں کو مل کر ہی رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ عَذِّب کَفَرَۃَ اَھلِ الکِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّ ونَ عَن سَبِیلِکَ)) (مصنف ابن ابی شیبہ:315/2)

اے اللہ! اہل کتاب کے کافروں کو عذاب دے، جو تیرے دین کے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

31۔ کرونا کے بارے میں علماء کی اختلافی آراء

کرونا کے بارے میں عالم اسلام کے علماء میں مندرجہ ذیل امور پر اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ یہ اختلافات بالکل اسی طرح کے ہیں، جس طرح 18ھ کے طاعونِ عمواس کے بعد مہاجرین اولین، انصار اور شیوخِ قریش کی آراء میں تھے۔ یہ سب اجتہادی اختلافات ہیں۔ ان کو اسی حیثیت سے لینا چاہیے۔ ان حالات میں اُمت کا فریضہ ہے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے اور انتہا پسندی سے بچے۔

یہ فقہی اور اجتہادی اختلافات ہیں، جن میں اختلاف کی گنجائش ہوتی ہے۔ اعتقادی اختلافات نہیں ہیں۔ علماء سے اختلاف کی گنجائش تو موجود ہے، لیکن علماء کے بارے میں بدگمانی سے بچا جائے۔

1۔ کیا مسجد میں پانچ وقت کی باجماعت نمازوں کو عارضی طور پر، وبا کے اختتام تک موقوف کیا جاسکتا ہے، یا نہیں؟

بعض علماء کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی، عارضی طور پر بھی، مساجد کی باجماعت نماز کو موقوف نہیں کیا جاسکتا۔

بعض علماء کی رائے اس سے مختلف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی جان کو حقیقی خطرہ ہو (اور کرونا کا خطرہ حقیقی ہے، موہوم خدشہ نہیں ہے) تو لوگوں کو اپنے گھروں پر نماز پڑھنے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ مرد امامت کرائے۔ پہلی صف میں مرد اور لڑکے ہوں اور دوسری صف میں لڑکیاں اور عورتیں۔ واللہ اعلم بالصواب.

2۔ کیا مسجد میں وبا کے پھیلنے کے خطرے کے سبب کندھے ملا کر نماز پڑھنے کے بجائے، چار پانچ فیٹ دور دور کھڑے ہو کر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

باجماعت نماز اور صف بندی کا مقصد ہی مسلمانوں کا اتحاد اور باہمی تعلق ہے۔ بعض ممالک میں دور دور کھڑے ہو کر مسجد میں باجماعت نمازیں پڑھی جارہی ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ ایک بے جا تکلف ہے۔ گھر پر اہل خانہ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس طرح نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنْ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

3۔کیا جمعہ کی اجتماعی عبادت کو عارضی طور پر موقوف کیا جاسکتا ہے، یا نہیں؟

بعض علماء، عارضی طور پر جمعہ کی نماز کے مسجد میں التزام پر زور دے رہے ہیں، جبکہ بعض ممالک میں ﴿صَلُّوا فِي بُيُوتِكُم﴾ کا حکم دیا جارہا ہے۔ہمارے خیال میں مسلمانوں کی جان کو بچانے کے لیے ایسی عارضی پابندی لازمی اور ضروری ہے۔

(a)جمعہ کی نماز فرض ہے۔

(b)غلام، عورت، بچے اور مریض پر واجب نہیں۔ (ابوداود:1067، صحیح)

(c)مسافر حالت سفر میں ظہر کی نماز ادا کرسکتا ہے، اگر اُسے جمعہ نہ ملے۔

(d)جمعہ کی نماز کے لیے کتنے لوگوں کی شرط ہے، اس کی وضاحت قرآن اور صحیح احادیث میں نہیں۔
امام شافعی کے نزدیک جمعہ کے لیے چالیس (40)، امام مالک کے نزدیک بارہ (12)، امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام اور دو (2) آدمی کافی ہیں۔یہی امام ابن تیمیہ کا مسلک ہے اور یہی راجح ہے کہ تین (3) آدمیوں سے جمعہ ہوجاتا ہے۔

(e)احناف کہتے ہیں کہ جمعہ صرف بڑے شہر کی بڑی مسجد ہی میں ہوسکتا ہے، دیہات میں نہیں، لیکن جمہور کا راجح مسلک یہی ہے کہ ہر جگہ جمعہ ممکن ہے۔

حکومت وقت علماء کے مشورے سے، عارضی مدت کے لیے، وبا کی شدت کی صورت میں اور ہلاکت کے یقینی خدشے کے پیش نظر لوگوں کو جمعہ کے دن بھی گھروں پر نماز ادا کرنے کا حکم دے سکتی ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ نے موذن کو حکم دیا تھا کہ ﴿صَلُّوا فِي بُيُوتِكُم﴾ ''اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو'' کہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ ''موہوم خدشہ ہے۔''ہم کہتے ہیں کہ یہ ''موہوم خدشہ نہیں ہے، بلکہ ہزاروں جانیں لے چکا ہے اور ہزاروں جانیں لے سکتا ہے، اس لیے عارضی طور پر اس طرح کی پابندی میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

4۔ کیا مسجدِ نبوی میں نماز کی عارضی معطّلی صحیح ہے یا نہیں؟

بعض علماء نے کہا ہے کہ حکومت کو مسجد نبوی میں نماز کو عارضی طور پر بھی بند نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کر کے اُمت پر احسان کیا ہے۔ اور حکومت کو چاہیے کہ حالات درست ہونے کے بعد مسجد نبوی کو بلا تاخیر کھول دیا جائے۔

واللّٰہ اعلم بالصواب۔

5۔ کیا طوافِ خانۂ کعبہ اور سعی کو عارضی طور پر بند کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

بعض علماء نے حکومت کے اس عارضی اقدام کو بھی غلط قرار دیا ہے، لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ حکومت کا یہ فیصلہ اُمت مسلمہ کے مفاد میں ہے۔ حالات کے نارمل ہو جانے کے بعد بلا تاخیر لوگوں کو عمرے اور طواف کی اجازت ملنی چاہیے۔

واللّٰہ اعلم بالصواب۔

6۔ کیا اس سال 1441ھ کے حج کو معطل یا محدود کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اس وبا کو جلد از جلد تھام لے اور دنیا سے اس کا مکمل خاتمہ ہو جائے۔ یا پھر اس کے لیے کوئی نئی موثر دوا ایجاد ہو جائے۔

لیکن خدانخواستہ اگر اگلے دو مہینوں میں یہ وبا نہیں تھمتی تو حج کے اجتماع کو اس حد تک محدود کیا جا سکتا ہے، جس حد تک محفوظ محدود حج کی گنجائش ہے اور وسائل موجود ہیں۔ حاجیوں کی تعداد کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ ہر ملک کے حاجی کو پابند کیا جا سکتا ہے کہ کرونا سے محفوظ ہونے کا میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کرنے ہی پر اُنہیں حج کا ویزہ دیا جائے گا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب.

۔اللہ کرے کہ حج کو موقوف کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

اللہ تعالیٰ اُمت کے حکمرانوں کو صحیح فیصلوں کی توفیق عطا فرمائے۔

طالب دُعائے خیر

(خلیل الرحمٰن چشتی۔ 25 مارچ 2020ء۔ یکم شعبان، 1441ھ۔ اسلام آباد)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "